Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۳۳۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قائم مقام ایڈیٹر خورشید احمد

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۸ رجب ۱۳۹۵ھ ۸ ظہور ۱۳۵۴ہش ۸ اگست ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت لنڈن پہنچ گئے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و عافیت کیلئے دعائیں جاری رکھیں

لندن سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ کیبل گرام اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ظلہا العالی و دیگر ارکانِ قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے ہیں، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت خاص توجہ، التزام اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ الشافی اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت بخشے۔ سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور بخیریت اِس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

ضروری تصحیح:- الفضل ۷، اگست ۱۹۷۵ء کے صفحہ اوّل پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے تحریکِ دعا کی دوسری سطر میں سہوِ کتابت سے "مستقل" کا لفظ شائع ہو گیا ہے جو صحیح نہیں ہے صحیح لفظ "مسلسل" پڑھا جائے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔ (ادارہ)

احبابِ جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا پیغام

باہمی پیار اور اتحاد سے رہیں میری صحت کیلئے جماعت کیلئے اور وطنِ عزیز کیلئے دعائیں کرتے رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ کئی ماہ سے خاکسار بیمار چلا آ رہا ہے۔ اگرچہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے لیکن ابھی پوری صحت ہونے میں نہیں آ رہی۔ طبّی مشورہ بھی یہی ہے۔ بزرگانِ جماعتِ پاکستان بھی یہی مشورہ دے رہے ہیں اور بیرونِ پاکستان کے دوست بھی یہ خواہش رکھتے ہیں کہ میں باہر جا کر تشخیص اور علاج کرواؤں۔

اِس لئے دعاؤں اور استخارہ کے بعد چند ہفتوں کے لئے پاکستان سے باہر جا رہا ہوں۔ سب دوست دعا فرماویں کہ اللہ الشافی محض اپنے فضل و کرم سے تشخیص و علاج کا یہ زمانہ مختصر کر دے اور میں جلد تر صحت کے ساتھ واپس لوٹوں۔ آمین

ہمارے ربِّ کریم نے جو ذمہ داریاں ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہیں اور ان فرائض کی ادائیگی پر جن بشارتوں کا وعدہ کیا ہے وہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ، پورے جذبۂ ایثار کے ساتھ، ساری شرائط کے ساتھ اعمالِ صالحہ کے ہر پہلو کو حسین بناتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کا نمونہ پورے اندرونی اتحاد کے ساتھ اور بنی نوعِ انسان کی کامل ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کریں اور حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے والے ہوں۔ یاد رکھیں کہ ہم کسی کے بھی دشمن نہیں سب کے لئے ہی دعائیں کرنے والے ہیں سب کے لئے ہی اپنے ربِّ کریم سے خیر کے طالب ہیں اور پورا بھروسہ رکھتے ہیں کہ ہمارا محبوب خدا دُنیا کی نجات کے سامان پیدا کرے گا اور نوعِ انسانی اس کے قدموں میں اکٹھی ہو جائے گی اور اُمّتِ واحدہ بن جائے گی۔ ہر دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار موجزن ہو جائے گا۔

پس آپس میں بھی پیار اور اتحاد سے رہیں اور نوعِ انسانی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دُکھوں کو حقیقی سُکھ میں بدل دے۔

جہاں آپ میرے لئے اور جماعت کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے وہاں اپنے عزیز وطن کے لئے بھی دعائیں کریں کہ خوشحالی، استحکام اور ترقیات کے سامان پیدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس کی رحمت کے سایہ میں، اس کی رضا کی جنتوں میں آپ بھی اور ہم بھی اپنی زندگی کے دن گذاریں۔ آمین

آپ کے لئے ہر آن دعائیں کرنے والا

آپ کا امام

خاکسار

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۴ ظہور ۱۳۵۴ہش
۴ اگست ۱۹۷۵ء

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالنصر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام کی حقیقت کامل طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں متحقق ہے اسلئے آپ اول المسلمین ہیں

خداداد استعدادوں کی کامل نشوونما کیلئے ضروری ہے کہ آپکی کامل پیروی کی جائے اور آپ سے غلامی کا رشتہ قائم کیا جائے

ہر شخص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہوجاتا ہے

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی غلامی کو نباہنے اور آپ کا کامل متبع بننے کی توفیق عطا فرمائے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مورخہ ۴ شہادت ۱۳۵۴ ہش مطابق ۴ اپریل ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہم احمدی جو حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جیسا کہ قرآن کریم میں بیان ہوا ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول المسلمین ہیں یعنی

اسلام کی حقیقت

کامل طور پر اور اعلیٰ طور پر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں متحقق اور ثابت ہے۔

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو رحمٰن ہے اپنی موہبت سے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاتِ باری اور صفاتِ باری کے عرفان کی سب سے زیادہ طاقت اور استعداد عطا کی تھی اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خدائے رحیم نے اس استعداد کی کامل نشوونما کے لئے سامان پیدا کئے تھے اور اس طرح استعدادِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کامل طور پر جلوہ گر ہوئی آپ کی استعداد نے کمال نشوونما پایا۔

غرض ذاتِ باری اور صفاتِ باری کے عرفان کی سب سے بڑھ کر استعداد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور اس استعداد کی کامل نشوونما کے سامان خدائے رحیم نے پیدا کئے اور وہ تمام علوم جن کا تعلق عظمت اور وحدانیتِ باری سے ہے اُن کی کامل معرفت نوعِ انسانی میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی۔ اِس لئے

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں

کہ جیسا کہ قرآن کریم نے کہا ہے آپ اوّل المسلمین ہیں یعنی سب سے اعلیٰ مسلمان ہیں چونکہ اسلام کی حقیقت کامل طور پر آپ کے وجود میں متحقق ہوئی ہے اور چونکہ آپ صفاتِ باری کے مظہرِ اتم بنے ہیں اس لئے آپ اعلیٰ اور اکمل ہیں۔ اب جس کسی نے بھی اپنی استعداد کی اپنے دائرہ استعداد میں کامل نشوونما کرنی ہو اس کے لئے ہمارے عقیدہ کے مطابق ضروری ہے کہ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلامی کا رشتہ قائم کرے اور جیسا کہ قرآن کریم نے کہا ہے کامل اتباعِ نبوی کے نتیجہ میں اپنے لئے اپنی استعداد کے مطابق عرفانِ الٰہی کے حصول کی اور حقیقتِ اسلام کے حصول کی کوشش کرے۔ اور ہر وہ شخص جو اتباع نہیں کرتا تو جیسا کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوجاتا ہے ویسا ہی خدا سے بھی دور ہوجاتا ہے اور جو شخص آپ کی اتباع کرتا ہے اس کو اس اتباع کے نتیجہ میں روح القدس کی مدد حاصل ہوتی ہے اور اس کے

روحانی علوم میں زیادتی کی جاتی ہے

اور اس کے اپنے دائرہ میں اُسے دوسروں کے لئے نمونہ بنایا جاتا ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر اور بیان ہی سے ہم سب کچھ لیتے ہیں۔ ایک حوالہ سناتا ہوں آپ نے "آئینہ کمالاتِ اسلام" میں اس کے متعلق یوں بیان فرمایا ہے:۔

"قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے میرے ربّ تو مجھے اپنی عظمت اور معرفت شیون اور صفات کا علم کامل بخش۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اِن دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو اوّل المسلمین ٹھہرے تو اِس کا یہی باعث ہوا کہ آپ اوروں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی نسبت علومِ معرفتِ الٰہی میں اعلم ہیں یعنی علم انکا معارفِ الٰہیہ کے بارے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اِس لئے اُن کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اوّل المسلمین ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس زیادتِ علم کی طرف اُس دُوسری آیت میں بھی اشارہ ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝ (الجزو ۵) یعنی خدا تعالیٰ نے تجھ کو وہ علم عطا کئے جو تُو خود بخود نہیں جان سکتا تھا اور فضلِ الٰہی سے فیضانِ الٰہی سب سے زیادہ تیرے پر ہُوا یعنی تُو

معارفِ الٰہیہ اور اسرار اور علومِ ربّانی

میں سب سے بڑھ گیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب سے زیادہ تجھے معطّر کیا۔ غرض علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقتِ اسلامیہ کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ اور اگرچہ حصولِ حقیقتِ اسلام کے وسائل اَور بھی ہیں جیسے صوم و صلوٰۃ اور دُعا اور تمام احکامِ الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں۔ لیکن علم عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون و صفات جلالی و جمالی حضرت باری عزّ اسمہٗ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلّی بے نصیب ہے وہ کیا توفیق پا سکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجالاوے یا دُعا کرے یا اَور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمالِ صالحہ کا محرّک تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دُوسرے وسائل دراصل اِسی کے پیدا کردہ اور اِسی کے بنین و بنات ہیں اور ابتداء اِس معرفت کی پرتوہ اسمِ رحمانیت سے ہے نہ کسی عمل سے نہ کسی دُعا سے بلکہ بلا علّت فیضان سے صرف ایک موہبت ہے۔

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَيُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ

مگر پھر یہ معرفت اعمالِ صالحہ اور حسنِ ایمان کے شمول سے زیادہ ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ آخر الہام اور کلامِ الٰہی کے رنگ میں نزول پکڑ کر تمام صحن سینہ کو اُس نور سے منوّر کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے اور اِس معرفت تامہ کے درجہ پر پہنچ کر اسلام صرف لفظی اسلام نہیں رہتا بلکہ وہ تمام حقیقت اس کی جو ہم بیان کر چکے ہیں حاصل ہو جاتی ہے اور انسانی رُوح نہایت انکسار سے حضرت احدیت میں اپنا سر رکھ دیتی ہے۔ تب دونوں طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ جو میرا سو تیرا ہے۔ یعنی بندہ کی رُوح بھی بولتی ہے اور اقرار کرتی ہے کہ یا الٰہی جو میرا ہے سو تیرا ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی بولتا ہے اور بشارت دیتا ہے کہ اے میرے بندے جو کچھ زمین و آسمان وغیرہ میرے ساتھ ہے وہ سب تیرے ساتھ ہے۔"

چونکہ یہ معرفت تامہ یعنی کامل معرفت حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کو ملی۔ اِس لئے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ استدلال کیا:۔

"اِسی مرتبہ کی طرف اشارہ اِس آیت میں ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۝ (الجزو ۲۴ سُورۃ الزمر) یعنی کہہ اے میرے غلامو! جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے کہ تم رحمتِ الٰہی سے نااُمید مت ہو۔ خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دیگا۔ اب اِس آیت میں بجائے قُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ کے جس کے یہ معنے ہیں کہ کہہ اے خدا تعالیٰ کے بندو۔ یہ فرمایا کہ قُلْ يَا عِبَادِيْ یعنی کہہ کہ اے میرے غلامو! اِس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے کہ یہ آیت اِس لئے نازل ہوئی ہے کہ تا خدا تعالیٰ بے انتہاء رحمتوں کی بشارت دیوے۔ اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں اُن کو تسکین بخشے۔ سو اللہ جلشانہٗ نے اس آیت میں چاہا کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے اور بندہ کو دکھلا دے کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو

انعاماتِ خاصہ سے مشرف کرتا ہوں

سو اُس نے قُلْ يَا عِبَادِيْ کے لفظ سے یہ ظاہر کیا کہ دیکھو یہ میرا پیارا رسول، دیکھو یہ برگزیدہ بندہ کہ کمال طاعت سے کس درجہ تک پہنچا کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اُس کا ہے۔ جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اُس کا غلام ہو جائے یعنی ایسا اُس کی طاعت میں محو ہو جاوے کہ گویا اُس کا غلام ہے۔ تب وہ گو کیسا ہی پہلے گنہگار تھا بخشا جائے گا۔ جاننا چاہیئے کہ عبد کا لفظ لغتِ عرب میں غلام کے معنوں پر بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ اور اِس آیت میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ اِس نبیؐ سے غلامی کی نسبت پیدا کرے یعنی اُس کے حکم سے باہر نہ جائے اور اُس کے دامن طاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے جیسا کہ غلام جانتا ہے۔ تب وہ نجات پائے گا۔ اِس مقام میں اُن کور باطن نام کے موحّدوں پر افسوس آتا ہے کہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک بغض رکھتے ہیں کہ اُن کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی۔ غلام رسول۔ غلام مصطفےٰ۔ غلام احمد۔ غلام محمدؐ شرک میں داخل ہیں اور اِس آیت سے معلوم ہوا کہ مدارِ نجات یہی نام ہیں۔ اور چونکہ عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر ایک آزادگی اور خودروی سے باہر آجائے اور پُورا متبع اپنے مولیٰ کا ہو

اس لئے حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہیں تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور درحقیقت یہ آیت اور یہ دُوسری آیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ از رُوئے مفہوم کے ایک ہی ہیں۔ کیونکہ کمال اتباع اُس محویت اور اطاعت تامّہ کو مستلزم ہے جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے۔ یہی سرّ ہے کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ

محبوبِ الٰہی بننے کی خوشخبری

ہے گویا یہ آیت کہ قُلْ یَا عِبَادِیْ دُوسرے لفظوں میں اسی طرح پر ہے کہ قُلْ یَا مُتَّبِعِیْ یعنی اے میری پیروی کرنے والو۔ جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو، رحمتِ الٰہی سے نومید مت ہو کہ اللہ جلّشانہٗ بہ برکت میری پیروی کے تمام گناہ بخشدے گا۔ اور اگر عباد سے صرف اللہ تعالیٰ کے بندے ہی مُراد لئے جائیں تو معنے خراب ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ ہرگز درست نہیں کہ خدا تعالیٰ بغیر تحقق شرطِ ایمان اور بغیر شرطِ پیروی تمام مشرکوں اور کافروں کو یُونہی بخشدیوے۔ ایسے معنے تو نصوصِ بیّنہ قرآن سے صریح مخالف ہیں۔"

اس کے بعد میں جو حصّہ عبارت پڑھوں گا۔ اس میں جماعت کے لئے نصیحت ہے اس لئے اِس حصہ کو بھی توجہ سے سُننا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نباہنے کی اور آپؐ کی کامل اتّباع کی اپنے اپنے دائرہ استعداد کے اندر تاکہ ہمیں نورِ ایمان اور محبّتِ الٰہی اور عشقِ رسولؐ کی توفیق ملے اور غیر اللہ سے ہم رہائی پائیں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اِس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ ماحصل اِس آیت کا یہ ہے کہ جو لوگ دل و جان سے تیرے یا رسول اللہ کے غلام بن جائیں گے اُن کو وہ نُورِ ایمان اور محبّت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو اُن کو غیر اللہ سے رہائی دے دیگا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اِسی دُنیا میں ایک پاک زندگی اُن کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔ اِسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے۔ انا الحاشر الذی یُحشر النّاس علٰی قدمی یعنے مَیں وہ مُردوں کو اُٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اُٹھائے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ قرآنِ کریم اِس محاورہ سے بھرا پڑا ہے کہ دُنیا مر چکی تھی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اِس نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر نئے سرے دُنیا کو زندہ کیا جیساکہ وہ فرماتا ہے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا

یعنی اِس بات کو سُن رکھو کہ زمین کو اُس کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہے پھر اُسی کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں فرماتا ہے۔ وَ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ یعنی اُن کو رُوح القدس کے ساتھ مدد دی اور رُوح القدس کی مدد یہ ہے کہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور رُوحانی موت سے نجات بخشتا ہے اور پاکیزہ قوتیں اور پاکیزہ حواس اور پاک علم عطا فرماتا ہے اور علوم یقینیہ اور براہین قطعیہ سے خدا تعالیٰ کے مقامِ قُرب تک پہنچا دیتا ہے۔ . . . . اور یہ علوم جو مدارِ نجات ہیں، یقینی اور قطعی طور پر بجز اُس حیات کے حاصل نہیں ہو سکتے جو بتوسط رُوح القدس انسان کو ملتی ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اِتّباع کے نتیجہ میں رُوح القدس کے توسّط سے ایک زندگی انسان کو ملتی ہے اور قرآنِ کریم بڑے زور و شور سے یہ دعوٰی کرتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہونے والی وہ حیاتِ رُوحانی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں ذکر کر رہے ہیں رُوح القدس کے توسّط سے انسان کو ملتی ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"اور قرآنِ کریم کا بڑے زور شور سے یہ دعوٰی ہے کہ وہ حیاتِ رُوحانی صرف متابعت اِس رسولِ کریمؐ سے ملتی ہے اور تمام وہ لوگ جو اِس نبی کریمؐ کی متابعت سے سرکش ہیں وہ مُردے ہیں جن میں اِس حیات کی رُوح نہیں ہے۔ اور حیاتِ رُوحانی سے مُراد انسان کے وہ عِلمی اور عملی قوای ہیں جو رُوح القدس کی تائید سے زندہ ہو جاتے ہیں۔"

(رُوحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۶)

یہ حکم ہے جماعت احمدیہ کے احباب کو، مَردوں کو بھی اور مستورات کو بھی، بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی کہ وہ یہ عقیدہ رکھیں اور اِس عقیدہ کے مطابق انتہائی کوشش کریں کہ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کامل استعدادوں کے مالک تھے اور استعدادوں کی کامل نشوونما خدائے رحیم کے فضل سے پانے والے تھے، اِسی طرح آپؐ کی متابعت اور آپؐ کی پیروی اور آپؐ کے ساتھ رشتۂ غلامی جوڑ کر ہم میں سے ہر ایک اپنی استعدادوں کو کمال نشوونما تک پہنچانے والا ہو اور اس کے لئے رُوح القدس کی جب مدد کی ضرورت پڑے، اُسے وہ پانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ

مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ

سورہ نور کی تفسیر کرتے ہوئے ابتداء میں ہی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جبکہ قرآن کریم کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں۔ اور تمام قرآن کریم ہی فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تو پھر اس سورۃ کے شروع میں جو یہ فرمایا کہ سُوْرَۃٌ اَنْزَلْنٰھَا وَ فَرَضْنٰھَا کہ یہ ایک ایسی سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے اور اس پر عمل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اس کے کیا معنی ہوئے۔ جس سے اسکے کچھ یہی کہ اس سورۃ میں جو مضامین بیان ہوئے ہیں وہ قرآن کریم کا ایک اہم حصہ ہیں جن پر انسان کی ترقی۔ اخلاقی اور روحانی ترقی کے متعلق ایک جامع اور مکمل تعلیم دی گئی ہے اور اس میں ایک اعلیٰ درجہ کا روحانی ضابطہ حیات بنی نوع انسان کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ اس تعلیم پر تم ہمیشہ عمل کرو۔ اور اسے کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دو کیونکہ اس میں سارے کے سارے احکام ایسے ہیں جو بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد جو میں نے حضرت المصلح الموعودؓ کے الفاظ میں عرض کرنے کی کوشش کی ہے میں اسلامی پردہ کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

سورۃ نور کے رکوع ۴ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اٰبَآئِھِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اَبْنَآئِھِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِھِنَّ اَوْ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِھِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِھِنَّ اَوْ نِسَآئِھِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ ۔

ترجمہ:۔ تو مومنوں سے کہدے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ اُن کے لئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے اور مومن عورتوں سے کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں۔ سوائے اس کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اس کو ڈھانک کر پہنا کریں اور اپنی زینتوں کو صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنی ہم کفو عورتوں ۔ ۔ ۔ یا جن کے مالک اُن کے داہنے ہاتھ ہوئے۔ اُن کے سوا کسی پر ظاہر نہ کیا کریں یا ایسے ماتحت مردوں پر جنہیں اب عورتوں سے تعلق پیدا کرنے کی حاجت نہیں رہی (پیر فرتوت) یا ایسے بچوں پر جن کو عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا۔ اور اپنے پاؤں زور سے زمین پر اس لئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِھِنَّ عَلٰی جُیُوْبِھِنَّ یعنی عورتوں کو چاہئے کہ اپنے خُمُر کو جیوب پر ڈال لیں۔ خمار اُس رومال کا نام ہے جو کام کرتے وقت عورتیں اپنے سر پر باندھ لیا کرتی ہیں اور جیب عربی زبان میں قمیص کے چاک کو کہتے ہیں جسے ہمارے ہاں گریبان کہتے ہیں اور چونکہ عربوں کے جیب آگے کی طرف ہوتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ سر پر سے کپڑے کو کھینچ کر نیچے جیب تک لے آئیں یعنی گھونگھٹ نکال لیں۔ یہ معنی نہیں کہ دوپٹے کی آنچل کو اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔ کیونکہ خمار آنچل نہیں ہوتی وہ سر پر باندھا جاتا ہے۔ پس اس کے معانی یہی ہیں کہ سر سے رومال کو اتنا نیچا کرو کہ وہ سینہ تک آ جائے اور سامنے سے کوئی آدمی کو چہرہ نظر نہ آئے یہ ہدایت بتا رہی ہے کہ عورت کا چہرہ پردہ میں شامل ہے۔ مگر پھر بھی بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ عورت کا چہرہ پردہ میں شامل نہیں۔ انہیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے کیا معانی سمجھے اور صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ نے اُسی پر کیسے عمل کیا۔ اس غرض کے لئے جب ہم احادیث اور اسلامی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت چہرہ پردہ میں شامل تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رشتہ کے سلسلہ میں ایک صحابیہ ام سلیمؓ کو کہلا بھیجا کہ وہ جا کر دیکھ آئے کہ لڑکی کیسی ہے اگر اس وقت چہرہ کو چھپایا نہ جاتا تھا تو ایک عورت کو بھیج کر چہرہ وغیرہ دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ ایک نوجوان نے رشتہ کے لئے ایک جگہ پیغام دیا۔ لیکن نکاح سے قبل وہ اس بات کا خواہاں تھا کہ لڑکی کا چہرہ دیکھے جس کے لئے لڑکی کا باپ تیار نہ تھا۔ چنانچہ اس نے حضرت نبی کریمؐ کے حضور عرض کی کہ چہرہ دیکھنا۔ پس اگر اس وقت چہرہ چھپایا نہ جاتا تھا۔ تو والد کو انکار کی کیا گنجائش تھی اور نوجوان کو حضور کی خدمت میں عرض کرنے کا کونسا موقع تھا۔ اسی طرح ایک شام حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی حضرت صفیہؓ کے ہمراہ ایک گلی سے گذر رہے تھے کہ ایک نوجوان سامنے سے آیا۔ حضور کو گمان ہوا کہ کہیں یہ نوجوان کسی بدظنی کا شکار نہ ہو جائے۔ اس پر حضور نے حضرت صفیہؓ کا نقاب اُلٹ دیا اور اسے کہا کہ دیکھ لو یہ میری بیوی صفیہ ہے۔ اگر حضرت صفیہؓ کا چہرہ کا پردہ نہ ہوتا تو حضور کو اس نقاب کی کیا ضرورت تھی۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اسلام میں چہرہ چھپانے کا حکم نہیں وہ مندرجہ بالا واقعات سے سبق حاصل کر لیں۔ اس کے علاوہ قرآن کریم حکم دیتا ہے کہ زینت کے مقامات کو چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہوتا ہے۔

دوسرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ .....الخ۔ جس کا ترجمہ اوپر آچکا ہے اس میں چند ایک بہت ہی قریبی رشتہ داروں کے سوا کسی دوسرے پر زینت کا اظہار منع فرمایا ہے۔ یہ نوجوان رشتہ دار صرف بھائی بھتیجے۔ بھانجے اور بیٹوں پر مشتمل ہیں۔ ان میں وہ رشتہ دار ہرگز شامل نہیں جنہیں عرف عام میں انگریزی کے ایک لفظ کزن (Cousin) سے ظاہر کیا جاتا ہے اور انہیں بھائی سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے زینت کے اظہار کے لئے کوئی اجازت نہیں دی۔ نیز "اَوْ نِسَآئِھِنَّ" میں بدچلن اور آوارہ عورتوں سے بھی پردہ کرنے کا حکم دیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن آج جس طرح اسلامی حکم کی بے حرمتی ہوتی ہے وہ بھی ظاہر ہے۔ اونچی سوسائٹی میں عورتیں بالعموم مکسڈ پارٹیوں میں شامل ہوتی ہیں ایسا کیا ناچنے والیوں اور ناچ کرنیوالیوں سے ملک اور دین کی محبت میں کچھ وقت گذار کر بیٹے فخر محسوس کرتی ہیں) اور انہیں فلمی ستاروں کا نام دیا جاتا ہے۔ ولایتی بال ڈانس جو ہر قسم کا ناچ اور عریانی کی نمائش سے منع کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ اگرچہ اجازت صرف بوقت ضرورت ہے۔ ضرورت تو ہوتی ہے ان کا حسب ضرورت جنگوں میں زخمیوں کی مرہم پٹی وغیرہ میں کام کرنا۔ حاجات بشری پورا کرنے کے لئے جانا۔ علم سیکھنے اور سکھانے کے لئے جانا ثابت ہے) اور خود حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ اس پر جو حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ عورتیں باہر نکلتے وقت اپنے سر گردن اور چہرہ کے ارد گرد جو مراد دوپٹے کے ساتھ سینہ پر نقاب ڈالیں تاکہ وہ دوسروں میں بیہودگی پیدا کرنے میں۔ ہندوستان میں ایک اور حکم جس کی بعض گھروں میں بے حرمتی ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو آنحضرت صلعم لکھ گیا تھا وہ بھی مذکور ہے۔ سمجھا یہ جاتا ہے کہ اس میں غلام مردوں کا ذکر ہے یعنی غلام مردوں سے پردہ نہ کیا جائے نہیں ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کہ قرآن کریم اپنے شریف مردوں سے بھی صرف اوڑھنی کے دوسرے مقامات چھپانے کا حکم دیتا ہے۔ تو وہ غلام مردوں سے بالعموم دوسروں کا خوف کے ہوتے ہیں اس لئے پردہ رہنے کا کیا حکم دے سکتا ہے۔ پس اس حکم سے مراد صرف لونڈیاں ہیں اور وہ بھی شریف لونڈیاں۔ پس جہاں عورتوں کو پردہ کا حکم ہے۔ وہاں انہیں پردہ کے اندر رہ کر تمام قومی۔ دینی اور ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کی اجازت ہے اور ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے وہ گھروں سے باہر جا سکتی ہیں۔ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں کہ باہر جانے کے لئے عورت برقع پہن کر جائے۔ حضور فرماتے ہیں کہ وہ برقع جیسے ترکی برقع ہوتے ہیں پردے کے لحاظ سے تمام برقعوں سے بہتر ہے۔ بشرطیکہ وہ جسم کے اوپر ڈھیلا ہو۔ بلکہ سیدھا کرتہ ہو جو کندھوں سے پاؤں تک آتا ہو۔ ایسا کوٹ تنگ اور چست ہو۔ اور جسم کے ہر عضو کو الگ الگ کر کے دکھاتا ہو۔ اگر اس قسم کا برقعہ جائز ہوتا تو جسم کے کپڑے ہی کافی تھے۔ ان کے اوپر کسی اور کھلے کپڑے کے پہننے کا قرآن مجید حکم نہ دیتا۔ باقی رہا یہ سوال کہ عورت کو کیوں پردہ کے لئے کہا گیا ہے مرد کو کیوں نہیں کہا گیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پردہ مرد اور عورت دونوں کے لئے ہے۔ اگر عورت کو چادر اوڑھ کر باہر نکلنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کا دائرہ عمل گھر سے باہر ہے اور عورت کا دائرہ عمل گھر کی چاردیواری ہے۔ پس جب وہ مرد کے دائرہ عمل میں جاتی ہے وہ چادر اوڑھ لیتی ہے اور مرد چونکہ اپنے اصل دائرہ عمل میں رہتا ہے۔ وہ کھلا پھرتا ہے۔ اگر اسے بھی اپنے دائرہ عمل میں چادر اوڑھنے کا حکم دیا جاتا تو اس کے لئے کام کرنا مشکل ہو جاتا۔ اسی طرح عورت کو اس کے دائرہ عمل یعنی گھر کی چاردیواری میں چادر اوڑھ کر کام کرنے کا حکم دیا جاوے تو وہ گھبرا جائے اور کام نہ کر سکے اس فرق کے مقابلہ میں مرد کو یہ حکم ہے کہ وہ عورت کے دائرہ عمل میں بالکل نہ جائے۔ اور اس کو آزادی سے اپنا کام کرنے دے

یہ جو کہا جاتا ہے کہ پردہ کی وجہ سے عورتیں ترقی نہیں کر سکتیں۔ ان کی صحت خراب رہتی ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ وہ عورتیں جو بالکل ننگی ہوتی ہیں وہ کیا کرتی ہیں۔ جو پردہ کرنے والی نہیں کر سکتیں۔ جس وقت عورتیں اسلام کے احکام کے مطابق پردہ کرتی تھیں۔ اس وقت ان کی صحتیں بھی اچھی تھیں اور وہ جنگوں میں بھی شامل ہوتی تھیں۔ اور دشمن کو مار بھی بھگاتی تھیں مگر اب بے نقاب پھرنے والی عورتیں کچھ بھی نہیں کرتیں۔ پس عورتیں پردہ میں رہتے ہوئے بھی ہر قسم کی ترقی کر سکتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہوں اور خود شرعی پردہ پر عمل کریں اور دوسری عورتوں کو بھی بتائیں۔ کہ پردہ کرتے ہوئے ہر قسم کی ترقی کی جا سکتی ہے۔

خواجہ ثناء اللہ صاحب آف بانڈی پورہ کشمیر

(خواجہ عبدالغفار صاحب ڈار سابق مدیر "اصلاح" سرینگر)

۲۹ جولائی ۱۹۷۵ء کو خواجہ عطاء اللہ صاحب خالد ایم اے۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج گلگت کا خط ملا ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے والد گرامی خواجہ ثناء اللہ صاحب آف بانڈی پورہ کشمیر کی وفات کی اطلاع دی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

بانڈی پورہ کشمیر کے قریب ہی ایک گاؤں "اودنہ گام" ہے۔ جہاں کے خواجہ غفار ڈار۔ خواجہ عبداللہ ڈار اور خواجہ عبدالغنی تین بھائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی احمدیت قبول کی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک یہ جماعت اس خاندان سمیت دیگر بہت سے خاندانوں پر مشتمل وہاں پر قائم ہے۔ الحمد للہ۔ خواجہ عبدالغنی مرحوم جو کشمیر کی جماعتوں کے امیر بھی رہے ہیں۔ نہایت علم دوست بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دونوں بھائیوں کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

اس خاندان کے توسط سے گلگت جیسی دور دراز اور اہم جگہ پر احمدیت کا نفوذ ہوا۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت قائم ہے اور یہاں کی ہی مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام درج ہے "روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا"

باہم خواجہ ثناء اللہ صاحب اور خواجہ غلام محمد صاحب دونوں بھائی تھے۔ دونوں بھائی یکے بعد دیگرے تقسیم ملک سے قبل عموماً گلگت رہتے تھے۔ یہاں قریباً چالیس سال سے اس خاندان کی تجارت قائم تھی۔ مرحوم چوہدری عبدالواحد صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر نے خواجہ صاحب کی بعض علمی خدمات سے خوش ہو کر آپ کو "شیردل" کا خطاب دیا تھا۔ مرحوم خواجہ ثناء اللہ صاحب اپنی کاروباری مجبوریوں کی وجہ سے کم اور علاقہ بانڈی پورہ میں پاکستان کے حق میں سرگرمیوں کے نتیجہ میں زیادہ متاثر ہو کر ۱۹۴۸ء میں پاکستان پہنچے۔

ربوہ کا آغاز تھا بلدیہ کے الیکشن موجود تھا ایک حادثہ کا شکار ہوئے جس میں خواجہ صاحب کی ایک ٹانگ جاتی رہی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی توجہ پر [illegible]۔ حضور نے اسی وقت اپنی کار دی اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس کو خواجہ صاحب کے ساتھ میو ہسپتال لاہور روانہ کیا۔ اللہ نے خواجہ صاحب کو دوبارہ زندگی عطا کی اور خاکسار کو اپنا خرچ دیکر مرحوم کی خدمت کا موقعہ ملا۔

گذشتہ تقریباً ستائیس سال خواجہ ثناء اللہ صاحب نے انتہائی نا مساعد حالات اور بڑھاپے کا مقابلہ کرتے ہوئے گذارے معذور تو ۱۹۴۹ء سے تھے۔ مگر اس کے بعد اب کئی سال سے مختلف عوارض میں بھی مبتلا تھے۔ بہت بڑا خاندان مقبوضہ کشمیر میں اور ایک جواں سال فرزند خواجہ عنایت اللہ خالد ان کے ساتھ اکیلا یہاں ان کی خدمت کرتا رہا۔ تاہم یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ مسجد احمدیہ گلگت جس کی تعمیر میں خواجہ صاحب مرحوم کا خاص حصہ رہا۔ اس کے صحن میں انہیں جگہ ملی خالد صاحب لکھتے ہیں کہ ۵ جولائی کو خواجہ صاحب پر فالج کا حملہ ہوا اور ۲۹ جولائی ۱۹۷۵ء کو صبح چھ بجے اللہ کو پیارے ہو گئے اور مرحوم کی وصیت کے مطابق مولوی اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ عالیہ گلگت نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور مسجد کے صحن پاک میں آپ کو دفن کیا گیا

کچھ عرصہ قبل مقبوضہ کشمیر میں خواجہ غلام محمد صاحب مرحوم آف اودنہ گام اور ان کے خاندان کو ایک جواں سال مخلص بیٹے کی وفات سے دو چار ہونا پڑا اور اب خواجہ ثناء اللہ "شیردل" احمدی بھائی کی بے وطنی کی موت نصیب ہوئی ہے

مگر ع بلبل کو وطن سے مسجد ہے پیارا
اسی پیارے دل تو یہاں فدا کر
مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

میں احباب کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کشمیر میں بھی احمدیت کو مزید مخلص ۲

۲ خادم عطا فرمائے تا ہم بھی اپنے بزرگوں کے درجات کی بلندی کا باعث بن سکیں۔

آمین

جوبُ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۴ روپے دوائی فضلِ الٰہی اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے زوجام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس -/۳۵ روپے دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے

واقفین کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۱ر نومبر ۱۹۶۶ء بمقام بشیر آباد احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"ہم نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانا ہے اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے بڑے بڑے مجاہدے کرنے ہیں۔ مالی قربانیاں دینی ہیں اور زندگی بھی وقف کرنی ہے۔ دوسری طرف جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے اُتنے نہیں آرہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ مبلغ کم ہیں ہماری طرف مبلغ بھجوائیں۔ خود یہاں پاکستان کی قریباً ہر جماعت لکھ رہی ہے کہ ہمارے پاس واقف عارضی بھجیں۔ میں نے مٹی کا یا آٹے کے بُت بنا کر تو نہیں بھیجنے۔ جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے گی ...... اُس وقت تک دُنیا کی اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں ہمیں کسی قسم کی سستی یا غفلت یا مردنی کا ثبوت نہیں دینا چاہیئے۔" (الفضل ۱۵ر دسمبر ۱۹۶۶ء)

جو نوجوان اپنی زندگی اسلام اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات

الفضل کے پرچہ مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۷۵ء کے صفحہ ۵ پر ہفتہ تحریک جدید کے متعلق خدام الاحمدیہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ ۱۵ر اگست سے ۲۱ر اگست تک تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ مرکوز رکھی جائے۔ اس موقع پر امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اس موقع پر وصولی کے لئے خدام کو رسید بکیں مہیا فرمائیں اور ہفتہ کے اختتام پر رسید بکیں معہ وصول شدہ رقم واپس لے کر اپنے انتظام کے ماتحت رقم کو مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ اسی طرح مجالس انصار اللہ سے بھی درخواست ہے کہ اگر وہ مجلس کی سطح پر الگ طور پر ہفتہ تحریک جدید نہ منا سکیں تو اس موقع پر خدام سے بھرپور تعاون فرمائیں اور اپنے تعاون کی مفصل رپورٹ دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر قسم کا سامان سائنس و جیبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۴۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ محترم ماموں نثار احمد صاحب ڈسکہ کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبد اللہ خان۔ گلگشت۔ ملتان)

۲۔ محترمہ بیگم حاجی عبد السمیع صاحب باسط منزل ربوہ نے اپنے بچے کے مستقبل کے بابرکت اور روشن ہونے کے لئے دعا کی التماس کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں والدین کے لئے قرۃ العین اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ مکرم برادرم منیر احمد صاحب کا لڑکا دفتر الفضل بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبارک احمد خالد

مینجر خالد و تشحیذ الاذہان

ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ -/۱۰ روپے

(مینیجر)

مستاجری پر رقبہ لینے کے خواہشمند حضرات کیلئے

عُمدہ موقع

۳۵۰ ایکڑ زرعی اراضی جو کہ تحریکِ جدید کی اراضیات سندھ شریف آباد کے ملحق ہے مستاجری پر دینا ہے۔

خاکسار

عبد الرحمٰن خان

فاطمہ جناح ۔۔۔ باسط سٹور

ایجنٹ الفضل کوئٹہ

شہزین

شہزین

شہزین

مرض اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۸۱۳۲

• بالمقابل ایوان محمود ربوہ۔ فون ۳۵

• ٹنڈو محمد خان

دُنیا بھر میں

مفت خدمتِ خلق

پاکستان اور دُنیا کے دیگر ملکوں میں ہمارے پڑھے لکھے دوست اپنے قومی ادارہ کی ایجاد کردہ کیورز (CURES) پُرانے لاعلاج مریضوں کیلئے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ اب تک بفضلہ تعالیٰ دمہ، لا اکسیر، پُرانے نزلہ دمہ اور بانجھپن وغیرہ کے ہزاروں کیس ٹھیک ہو چکے ہیں۔

پچاس پُرانی اور ضدی امراض کی اکسیر ادویات کیورز (CURES) کی فہرست مفت منگوا کر اپنے قریب کے مایوس مریضوں کو آپ مناسب مشورہ دے سکتے ہیں۔

قیمت فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے۔ خرچ ڈاک اسکے علاوہ

کیورز ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ گولبازار ربوہ۔ فون ۲۱۲

جوبُ مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس -/۲۴ روپے اکسیر اولادِ نرینہ اولادِ نرینہ کے لئے قیمت -/۴۰ روپے زوجام عشق طاقت کی دوا قیمت -/۴۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدح نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں خاص نعتیہ مشاعرہ

تمام احمدی شعراء سے مخلصانہ درخواست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے کہ ربوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک نعتیہ مشاعرہ منعقد ہو جس میں تمام احمدی شعراء اپنا اپنا کلام پیش کریں۔ اس مشاعرہ کے لئے حضور کی منظوری سے ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعرات کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ جملہ احمدی شعراء اس مبارک تجویز کو نہایت شوق سے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ شعرائے کرام کے نام علیحدہ علیحدہ درخواست بھی بھجوائی جا رہی ہے۔ جو دوست اس موقعہ پر خود حاضر نہ ہو سکیں وہ اپنا کلام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے:۔

اوکاڑہ	مظفر گڑھ	لاڑکانہ	کوٹری
ساہیوال	لیہ	خیرپور میرس	بدین
وہاڑی	علی پور گھلواں	کروندی	میرپور خاص
ہارون آباد	رحیم یار خان	نواب شاہ	ٹگری
بہاول نگر	سکھر روہڑی	شہداد پور	محمد آباد
بہاولپور	خانپور	سانگھڑ	عمرکوٹ
ملتان	حبیب آباد	حیدر آباد	

مکرم خواجہ صاحب ان مقامات کے علاوہ گرد و نواح کے مقامات پر بھی جا سکیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء، صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران نمائندہ الفضل سے پورا پورا تعاون فرمائیں تا الفضل کی اشاعت میں مزید اضافہ ہو سکے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذیل کا قیمتی ارشاد جماعت کے ہمیشہ مدنظر رہنا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں جبکہ الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

طبیہ کالج ربوہ

اعلان داخلہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر تا فورتھ ایئر کا داخلہ مورخہ ۲۵/۸/۷۵ سے شروع ہوگا۔
معیار داخلہ کم از کم میٹرک پاس۔
لائبریری، میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔
پراسپیکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

تحریک جدید اور انصار اللہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اس زمانہ میں اشاعت دین کے لئے کروڑوں روپیہ کی ضرورت ہے۔ مختلف ممالک اور اکناف عالم سے آوازیں آ رہی ہیں کہ ہماری طرف ایسے لوگ بھیجے جائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم سکھائیں۔ ایسا لٹریچر بھیجا جائے جو ہمارے شبہات کا ازالہ کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم از حضرت مصلح موعودؓ)

(۲) "جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرے کہ اس کی زندگی کے تمام کاموں میں سب سے اہم کام تبلیغ اور اشاعت اسلام ہے۔ اس وقت ہمارے مشن زیادہ تر افریقن اور ایشیائی ممالک میں ہیں۔ کچھ مشن یورپین اور امریکن ممالک میں بھی ہیں۔ ہم نے ان مشنوں کی تعداد کو بڑھانا ہے۔ اور انہیں اس قدر مضبوط کرنا ہے کہ ہم اسلام کو پھیلا سکیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو جو بیج ہم نے پھینکا ہے وہ رائیگاں جائے گا۔"

(از خطبہ جمعہ ۴ دسمبر ۱۹۵۳ء حضرت مصلح موعودؓ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے ان دو ارشادات سے واضح ہے کہ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کا کام غیر معمولی اور مسلسل قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے۔

تمام انصار بھائی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تحریک جدید کی تحریک کے سلسلہ میں اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دیں اور کوشش فرمادیں کہ ان کی جماعت اپنے Target کو جلد سے جلد پورا کر دے۔

نیز زیادہ سے زیادہ دوستوں کو معاونین خصوصی میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سونے اور چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۵

کلیرنس سیل

گاہکوں کیلئے سنہری و عمدہ موقعہ

ہماری دکان پر چھ اگست تا پندرہ اگست مندرجہ ذیل پارچات کی کلیرنس سیل ہوگی۔ وائل شیفون۔ فلیٹ و کرسٹل پرنٹ۔ وائل لون [illegible] پرنٹ۔ کاٹن شمامہ۔ [illegible] وغیرہ [illegible]

ہوم کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ فون

ھو الشافی

گل گھوٹو

(یعنی جانوروں کا خناق) اکسیر گل گھوٹو [illegible] تمام جانوروں سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔
"خناق روک"
کی ایک ایک خوراک [illegible] جانوروں کو کھلا دی جائے تو بفضلہ تعالیٰ جانور گل گھوٹو سے محفوظ رہتے ہیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰/- روپے
نور نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس ۳۵/- روپے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۸